231

تعلیم نماز

تالیف

ڈاکٹر عبد اللہ بن احمد الزید

اُردو ترجمہ

سعید احمد قمر الزمان

مراجعہ و تصحیح

ابو المکرم بن عبد الجلیل

طباعت و اشاعت
وزارت اسلامی امور داوقاف و دعوت وارشاد
مملکت سعودی عرب

وزارتِ اسلامی امُور واوقاف ودَعوت وارشاد کی شائع کردہ

تعلیم نماز

تالیف

ڈاکٹر عبداللہ بن أحمد الزید

اُردُو ترجمہ

سعید أحمد قمر الزّمان

مراجعہ وتصحیح

أبو المکرّم بن عبد الجلیل

وزارت کے شعبہ مطبُوعات ونشر کے زیرنگرانی طبع شدہ

۱۴۲۳ھ

ح) وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد ، ١٤٢٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الزيد ، عبد الله بن أحمد

تعليم الصلاة. - الرياض.

٥٢ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : X-١٦٠-٢٩-٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- الصلاة   أ- العنوان

ديوي ٢٥٢,٢   ١٨/١٣١١

رقم الإيداع : ١٨/١٣١١

ردمك : X-١٦٠-٢٩-٩٩٦٠

الطبعة الخامسة

١٤٢٣هـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على رسول الله محمد بن عبد الله ـصلى الله عليه وسلمـ أما بعد :

اسلام کے دوسرے بنیادی رکن نماز کے متعلق کسی ایسی جامع ومختصر کتاب کے سلسلہ میں مجھ سے بارہادریافت کیا گیا جواس کی تعلیم اور طریقہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہو اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کے قابل اور مناسب بھی ہو۔

چنانچہ میں نے ان کتابوں کو اکٹھا کر کے مطالعہ کیا جو نماز کے متعلق لکھی گئی تھیں، جس سے اندازہ ہوا کہ ہر کتاب نماز کے کسی ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور دوسرے پہلوؤں سے کوئی بحث نہیں کرتی، مثلاً بعض کتابیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز اور اس کی کیفیت پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی فضیلت کو نظر انداز کر دیتی ہیں، اور بعض دوسری کتابیں نماز کے بعض اختلافی

مسائل پر بحث ونظر کی تفصیلات چھیڑ دیتی ہیں جن کی عوام الناس کو چنداں ضرورت نہیں۔

لہٰذا میں نے نماز کے ان اہم مسائل کو قرآن وسنت سے ماخوذ شرعی دلائل کی روشنی میں جمع کر دینا مناسب سمجھا جن کا بجالانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے' اور ان تمام اختلافی مسائل اور تفصیلی تحقیقات کو ترک کر دیا ہے جن کی ایک عام نمازی کو ضرورت نہیں۔

دوسری جانب اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں مسائل کے مکمل احاطہ کے ساتھ اختصار کا دامن بھی نہ چھوڑوں تاکہ استفادہ کرنے میں آسانی ہو اور دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے میں دعاگو ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع بخش بنائے' بیشک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ بن احمد الزید

الریاض : یکم محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

تمہید

صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکاۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا'' بخاری ومسلم۔

یہ حدیث اسلام کے پانچوں ارکان کے بیان پر مشتمل ہے جو یہ ہیں:

رکن اول:

کلمہ شہادت ''لا الٰہ الا اللہ' محمد رسول اللہ'' کا اقرار و اعتراف ہے۔

کلمۂ توحید ''لا الٰہ الا اللہ'' کی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ واحد کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

چنانچہ ''لا الٰہ'' سے ان تمام معبودان باطل کی نفی اور تردید ہو جاتی ہے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے' اور دوسرے جزء ''الا اللہ''

سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اثبات ہو جاتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ آل عمران : ۱۸۔

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور سب اہل علم بھی (گواہی دیتے ہیں) کہ وہی حاکم ہے انصاف کے ساتھ' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' جو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' کی شہادت کا تقاضا درج ذیل تین باتوں کا اقرار کرنا ہے :

اول : توحید الوہیت :

اس کا مطلب یہ ہے کہ جملہ عبادات میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے اور کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لئے نہ کی جائے' اور یہی وہ توحید ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا' جیسا کہ ارشاد ہے :

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ﴾
الذاريات: ٥٦۔
اور میں نے جن وانس کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اور اسی توحید الوہیت کی دعوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں' چنانچہ ارشاد فرمایا:
﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ النحل: ٣٦۔
اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو۔

شرک توحید کی ضد ہے' جب توحید کا معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں اکیلا اور منفرد مانا جائے تو اس کے برعکس شرک کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کیلئے بھی کسی طرح کی عبادت کی جائے۔

چنانچہ جس شخص نے اپنی خوشی اور مرضی سے کسی بھی طرح کی عبادت کسی غیر اللہ کے لئے کی' چاہے وہ عبادت نماز ہو یا روزہ' دعا ہو یا نذر'

قربانی ہو یا کسی صاحب قبر وغیرہ سے فریاد طلبی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور اس کے مرتکب کی جان ومال بھی مباح ہو جاتے ہیں۔

دوم : توحید ربوبیت :

توحید ربوبیت اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ورازق، زندہ کرنے والا اور موت دینے والا ہے اور وہی سارے جہاں کا کارساز ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے۔ اور اس قسم کی توحید کا اقرار واعتراف اس فطرت کا تقاضا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، حتیٰ کہ مشرکین جن کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے وہ بھی اس کا اقرار کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے :

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الأَمْرَ

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ﴾ یونس :۳۱۔

یعنی آپ ان مشرکین سے کہئے کہ بتلاؤ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے اور وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (آپ ان سے یہ سوالات کیجئے) وہ ضرور (جواب میں یہی) کہیں گے کہ وہ اللہ ہے تو ان سے کہئے پھر اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے۔

اس قسم کی توحید کا انکار شاذ و نادر ہی لوگوں نے کیا ہے اور وہ بھی تکبر وعناد کی وجہ سے ظاہری طور پر کیا ہے' ورنہ دل سے وہ بھی اس کا اعتراف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ النمل :۱۴۔

انہوں نے ظلم و غرور کی وجہ سے ان آیتوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل تھے۔

سوم : توحید اسماء و صفات :

توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان پر ایمان رکھا جائے اور انہیں اللہ کے شایانِ شان بلا تکییف و تمثیل اور بلا تحریف و تعطیل تسلیم کر لیا جائے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَلِلَّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا﴾ الاعراف : ۱۸۰۔

اللہ کے اچھے نام ہیں سو اسے انہی ناموں سے پکارو۔

نیز ارشاد ہے :

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ﴾

الشوریٰ : ۱۱۔

اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔

کلمہ توحید "لا الٰہ الا اللہ" کی شہادت مذکورہ بالا تینوں قسموں کی توحید کا اقرار و اعلان ہے' چنانچہ جس شخص نے اس کے مفہوم و معانی کو سمجھ کر اس کا اقرار کیا اور اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوا' یعنی شرک سے بچتا رہا اور اللہ کی وحدانیت کا قائل رہا تو وہ سچا اور حقیقی مسلمان ہے' اور جس نے

زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کیۓ بغیر ظاہری طور پر اس کے تقاضوں پر عمل کیا تو وہ منافق ہے' اور جس نے اپنی زبان سے اس کا اقرار کیا لیکن اس کے تقاضوں کے برخلاف عمل کیا تو وہ کافر ہے اگر چہ وہ بار بار اس کلمہ کو پڑھتا اور دہراتا رہے۔

شہادت رسالت : "محمد رسول اللہ" کا معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا اقرار کرنا اور آپ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرنا ہے' یعنی آپ کے احکامات کی بجا آوری اور منع کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرنا اور ساری عبادتوں کو آپ کی لائی شریعت کے مطابق ادا کرنا ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ التوبہ :۱۲۸۔

بیشک تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آئے ہیں' تمہاری تکلیف ان کو ناگوار ہے' تمہاری بھلائی کے وہ حریص ہیں' ایمان والوں پر بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

مزید ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ النساء: ۸۰۔

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

آل عمران: ۱۳۲۔

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ الفتح: ۲۹۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت (اور) آپس میں رحم دل ہیں۔

دوسرا اور تیسرا رکن:

نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

گرامی ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ البینۃ: ۵۔

اور انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں دین کو اسی کے لئے خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور یہی درست دین ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ البقرہ: ۴۳۔

نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اسلام کے دوسرے رکن نماز کے بارے میں تو گفتگو چل ہی رہی ہے، البتہ زکاۃ وہ مال ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء اور ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جن کا زکاۃ کے مصارف میں تذکرہ ہے، زکاۃ اسلام کے

اصولوں میں سے ایک گرانقدر اصول ہے جس کے ذریعہ معاشرہ میں وحدت و یگانگت پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ کے افراد ایک دوسرے کے لئے معاون ومددگار ثابت ہوتے ہیں' بایں طور کہ مالدار کے احسان اور کسی برتری کے بغیر اس کے مال میں غریب کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

چوتھا رکن :

اسلام کا چوتھا رکن ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ البقرہ : ۱۸۳۔

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

پانچواں رکن :

اسلام کا پانچواں رکن طاقت رکھنے والوں کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾

آل عمران : ۹۷۔

اور اللہ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے' اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔

نماز کی اہمیت

سابقہ گفتگو سے دین اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی غیر معمولی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے نیز یہ کہ نماز اسلام کا دوسرا عظیم الشان رکن ہے جس کی ادائیگی کے بغیر انسان کا اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوتا' اور اس میں کسی طرح کی لاپرواہی وسستی منافقوں کے اوصاف میں شمار ہوتی ہے' اور نماز کا چھوڑنا کفر اور گمراہی اور دائرہ اسلام سے نکل جانا ہے' اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صحیح حدیث ہے :

"انسان اور کفر و شرک کے درمیان بس نماز چھوڑنے کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا"

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا" اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

نماز دین اسلام کا سر اور اس کا ستون ہے اور بندہ اور اس کے رب کے

درمیان ایک رابطہ ہے، جیساکہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے"

ساتھ ہی نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی ایک علامت اور اس کی نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔

اللہ کے نزدیک نماز کے عظیم الشان ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نماز وہ پہلا فریضہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کیا گیا، اور آسمان پر شب معراج میں امت اسلامیہ کو یہ فریضہ بطور تحفہ عنایت کیا گیا، نیز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"نماز کو اس کے متعینہ وقت پر ادا کرنا" بخاری و مسلم۔

نماز کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے پاک وصاف ہونے کا ایک ذریعہ بنایا ہے، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر جاری ہو جس میں وہ

ہر دن پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے" بخاری ومسلم۔

ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کی آخری وصیت اور امت سے آپ کا آخری عہد و پیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے سلسلہ میں اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈریں (اسے امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز اور نمازیوں کی تکریم کی ہے، نیز بیشمار مقامات پر خصوصی طور سے نماز کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی ادائیگی وپابندی کی خاص تاکید فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ البقرہ: ۲۳۸۔

نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور سے بیچ والی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہو۔

مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ العنکبوت: ۴۵۔

اور نماز قائم کیجئے کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

مزید ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ البقرہ: ۱۵۳۔

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو' بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ النساء: ۱۰۳۔

بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے نماز چھوڑنے اور اس کے بارے میں سستی برتنے والوں کے لئے عذاب لازمی قرار دیا ہے' فرمایا:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ مریم: ۵۹۔

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی سو وہ عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ لیں گے۔

اللہ سبحانہ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے کہ گنہگاروں کو جہنم میں لے جانے والا پہلا سبب نماز کا چھوڑنا ہے' فرمایا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ○ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾ المدثر: ۴۲'۴۳۔

تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص دو

ٹھنڈی نمازیں یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے وہ جنت میں جائے گا' جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے:

"جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا"

نماز ایک ایسا دینی فریضہ ہے جو تمام آسمانی ادیان میں موجود رہا ہے' نماز دراصل اللہ وحدہ لاشریک کے لئے کمال اطاعت و بندگی کا اظہار ہے' اور نفس کے اندر تقویٰ' انابت' صبر' جہاد اور توکل کی روح بیدار کرتی ہے' اور یہی وہ ظاہری شعار ہے جو اللہ رب العالمین کے لئے صدق و اخلاص اور ایمان پر دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا! ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مشروع فرمایا ہے قائم کرے' تاکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری سے مشرف ہو اور اللہ کے غضب اور اس کے عذاب و عقاب سے محفوظ رہے۔

طہارت کا بیان

نماز کے لئے تین طرح کی طہارت ضروری ہے :

(۱) بدن کی طہارت

(۲) کپڑے کی طہارت

(۳) نماز کی جگہ کی طہارت

بدن کی طہارت دو چیزوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے :

۱۔ غسل :

غسل حدث اکبر کے لاحق ہونے کی وجہ سے کیا جاتا ہے' یعنی جنابت کے بعد یا حیض یا نفاس کے خون کے بند ہو جانے کے بعد غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

طہارت کی نیت سے تمام بدن اور بالوں پر پانی بہانے اور پہنچانے سے غسل (شرعی) مکمل ہو جاتا ہے۔

۲۔ وضوء :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ المائدہ: ٦۔

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔

یہ آیت کریمہ ان تمام امور کے بیان پر مشتمل ہے جن کا وضو میں لحاظ کرنا واجب ہے' جو یہ ہیں:

۱- چہرے کا دھونا' کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اسی میں شامل ہے۔

۲- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔

۳- پورے سر کا مسح کرنا' دونوں کانوں کا مسح بھی اسی میں شامل ہے۔

۴- دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

کپڑے اور جگہ کی طہارت پیشاب وپائخانہ وغیرہ جیسی نجاستوں سے پاکی وصفائی حاصل ہونے سے ہوتی ہے۔

تیمّم کا بیان

طہارت کے سلسلہ میں مسلمانوں کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ایک آسانی یہ ہے کہ جس کے پاس پانی نہ ہو یا پانی کے استعمال سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پاک مٹی سے تیمّم کرنا جائز قرار دیا ہے' اور تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے پھر ان کو اپنے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں پر پھیر لے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾ المائدہ : ٦۔

......اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کر لو' پھر اسے اپنے چہرے پر اور ہاتھوں پر مل لو۔

اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مہم پر روانہ فرمایا' میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا' تو میں (طہارت حاصل کرنے کیلئے) زمین پر اس طرح لوٹ گیا جس طرح چوپایہ لوٹتا ہے' پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا :

”تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرتے“

اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مارا‘ پھر بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا اور دونوں ہتھیلیوں کے اوپری حصہ کا اور چہرے کا مسح فرمایا (بخاری و مسلم)

فرض نمازیں

اسلام نے ہر مسلمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' جو یہ ہیں: فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء۔

۱- نماز فجر :

دو رکعت ہے' اس کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے (صبح صادق وہ روشنی ہے جو رات کے آخری حصہ میں مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی ہے)

۲- نماز ظہر :

چار رکعت ہے' اس کا وقت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے سایہ اصلی کے بعد اس کے مثل یعنی اس کے برابر ہو جائے۔

۳- نماز عصر :

چار رکعت ہے' اس کا وقت ظہر کے وقت کے اختتام سے شروع ہو کر اس وقت تک رہتا ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے سایہ اصلی کے بعد اس

سے دوگنا ہو جائے 'اور بوقت ضرورت غروب آفتاب تک ہے۔

۴- نماز مغرب :

تین رکعت ہے 'اس کا وقت غروب آفتاب سے شفق احمر (سرخی) کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔

۵- نماز عشاء :

چار رکعت ہے 'اس کا وقت مغرب کے وقت کے اختتام سے یعنی سرخی غائب ہونے کے بعد سے لے کر تہائی رات یا نصف رات تک ہے۔

نماز کا طریقہ

مندرجہ بالا طریقہ سے جسم اور جگہ کی طہارت حاصل کرنے کے بعد بندہ نماز کا وقت ہو جانے کا اطمینان کر لے اور قبلہ رخ کھڑا ہو جائے (اور وہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ ہے) اور جس نماز کی ادائیگی کا ارادہ ہو فرض ہو یا نفل دل میں اس کی نیت کرے' پھر مندرجہ ذیل کام کرے :

۱- سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر اللہ اکبر کے الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہے۔

۲- تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اٹھائے۔

۳- تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مسنون ہے جو یہ ہے :

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"

اے اللہ ! تو پاک ہے' تیری ہی تعریف ہے' تیرا نام با برکت ہے' تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اگر چاہے تو اس کے علاوہ یہ دعا پڑھے :

"اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِن خَطَايَايَ بِالْمَاءِ والثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"

اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی مشرق و مغرب کے درمیان تو نے دوری کی ہے' اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے' اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔

۴- پھر "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرحمنِ الرَّحِيْمِ" کہہ کر سورہ فاتحہ پڑھے :

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۝الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۝إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۝اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۝صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے' جو مالک ہے روز جزا کا' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں' ہم کو سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔

سورہ فاتحہ کے ختم ہونے کے بعد آمین کہے۔

۵- پھر قرآن میں سے جو آسان لگے اور یاد ہو پڑھے' جیسے سورہ اخلاص:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ○اللَّهُ الصَّمَدُ○لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ○وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے' اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

یا سورہ نصر :

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں' تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے' بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۶- پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع کرے' اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور "سبحان ربي العظيم" کہے' مذکورہ دعا کا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھنا سنت ہے۔

۷- پھر اگر امام یا منفرد ہو تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہو جائے' اور پوری طرح سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھے :

"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"

اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں' بہت زیادہ' پاکیزہ اور بابرکت تعریفیں' آسمانوں اور زمینوں کے برابر' اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر' اور اس کے علاوہ جو چیز بھی تو چاہے اس کے برابر۔

لیکن اگر مقتدی ہو تو کھڑا ہو کر "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" آخر تک پڑھے۔

۸- پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ میں جائے' اور سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور دونوں رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے' اور سات اعضاء : پیشانی ناک سمیت' دونوں ہاتھوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں پر سجدہ کرے' اور سجدے میں : "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلى" تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے' اس کے علاوہ بھی جو دعائیں چاہے پڑھے۔

۹- پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سر اٹھائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے :

"رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِي"

اے اللہ ! مجھے بخش دے' اور مجھ پر رحم کر' اور مجھے عافیت دے' اور مجھے رزق عطا فرما' اور مجھے ہدایت دے اور میرے نقصان پورے کر۔

۱۰- اس کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی سب کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا' اور اس کے ساتھ ہی پہلی رکعت پوری ہو گئی۔

۱۱- پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۲- دوسری رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی کچھ آیتیں پڑھے' پھر رکوع کرے' پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دو سجدے ٹھیک اسی طرح کرے جیسے پہلی رکعت میں کئے تھے۔

۱۳- دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بالکل اسی طرح بیٹھ جائے

جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا' پھر تشہد پڑھے' تشہد یہ ہے :

"التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَن لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

ساری حمد و ثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ کے لئے ہیں' اے نبی آپ پر سلام ہو' اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اگر نماز دو رکعت والی ہو جیسے فجر' جمعہ اور عیدین کی نمازیں تو بدستور بیٹھا رہے اور تشہد کے بعد یہ دعا پڑھے :

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلَى إبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إبْرَاهِيْم إنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت نازل کی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہم پر' بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے' اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر' جیسے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر' بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔

پھر درج ذیل چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ إنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ"

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے' اور قبر کے عذاب سے' اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے' اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

اور اس کے بعد، خواہ فرض نماز ہو یا نفل، دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو دعا چاہے کرے۔

پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہوا داہنی طرف اور پھر اسی طرح بائیں طرف سلام پھیر دے۔

لیکن اگر تین رکعت والی نماز مغرب ہو، یا چار رکعت والی نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو تو تشہد کے بعد "اللہ اکبر" کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کرے جس طرح پہلی دونوں رکعتوں میں کئے تھے، اور اسی طرح چوتھی رکعت بھی مکمل کرے، البتہ اس مرتبہ تشہد میں تورک کرے، یعنی دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اس کے نیچے سے بایاں پاؤں نکال کر کولھے پر بیٹھے، پھر مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر اور عصر اور عشاء کی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد تشہد اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، اور جی چاہے تو دعا بھی مانگے، پھر دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دے، اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہو گئی۔

نماز باجماعت

جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) گنا افضل ہے

جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”جماعت کی نماز تنہا کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے“ صحیح بخاری۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ جماعت کھڑی کرنے کا حکم دوں اور کوئی نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں“ بخاری ومسلم۔

اگر جماعت سے پیچھے رہنا اور اس میں کوتاہی وسستی کرنا گناہ کبیرہ نہ ہوتا تو ان کے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلا کر خاکستر کرنے

کی دھمکی نہ دیتے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی :

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ البقرہ : ۴۳۔

نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

یہ آیت بھی مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کے وجوب پر نص صریح ہے۔

نماز جمعہ

دین اسلام اجتماعیت کو پسند کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے اور اختلاف وافتراق کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے' باہمی الفت و محبت اور تعارف و اجتماعیت کی کوئی ایسی راہ نہیں ہے جس کی طرف اسلام نے بلایا یا اس کا حکم نہ دیا ہو۔

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید کا دن ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور دنیاوی مشغولیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں اکٹھے ہوتے ہیں تا کہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فریضہ نماز جمعہ ادا کریں' خطبہ جمعہ میں علماء اور خطباء کے ارشادات سنیں' جو کہ ایک طرح کا ہفتہ واری سبق اور درس ہے جس کے ذریعہ خطیب سامعین کو اکٹھا کر کے ان کے دلوں میں تازگی پیدا کرتا ہے اور ان کے نفوس میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت کی روح پھونکتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ

خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَOفَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ
فَانتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾الجمعہ :۹'۱۰۔

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو' اور جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی جستجو کرو' اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

نماز جمعہ ہر مسلمان مرد پر جو مقیم' عاقل' بالغ اور آزاد ہو' واجب ہے' خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس پابندی کے ساتھ اسے ادا فرمایا ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے' چنانچہ فرمایا:

"خبردار لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا پھر یہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے" صحیح مسلم۔

ایک اور حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص سستی و کاہلی میں تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے" ابوداؤد' ترمذی۔

نماز جمعہ دو رکعت ہے جسے مسلمان تمام مسلمانوں کے ساتھ باجماعت اپنے امام کی اقتداء میں ادا کرتا ہے۔

نماز جمعہ کے درست اور صحیح ہونے کے لئے اس نماز کا باجماعت پڑھنا ضروری ہے' جہاں مسلمان جمع ہوں اور امام خطبہ دے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے۔

خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حرام ہے' ایک روایت میں ہے:

"اگر تم نے اپنے ساتھی سے خطبہ کے دوران یہ کہہ دیا کہ چپ رہ تو تم نے بھی لغو کام کیا" بخاری و مسلم۔

مسافر کی نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ البقرہ : ۱۸۵۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم گنتی پوری کرو' اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

دین اسلام آسان دین ہے' وہ بندے کو اتنا ہی مکلّف کرتا ہے جتنے کی وہ طاقت رکھتا ہے' اور ایسے احکامات کی تعمیل کا وہ حکم نہیں دیتا جس کے کرنے کی اس میں طاقت نہیں۔

سفر کے دوران چونکہ مشقت ود شواری سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں دو چیزوں کی رخصت دی ہے :

۱- نماز میں قصر کرنا:

نماز میں قصر اس طرح کیا جائے گا کہ چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھا جائے گا' لہٰذا اگر کوئی سفر میں ہے تو ظہر' عصر اور عشاء کی نمازوں کو بجائے چار کے دو رکعتیں پڑھے' البتہ دو یا تین رکعت والی نماز میں قصر نہیں ہے' لہٰذا فجر اور مغرب کے نمازیں پوری پڑھی جائیں گی۔

نماز میں قصر کی مشروعیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نیک بندوں کے لئے ایک آسانی اور رخصت ہے اور اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی عطا کی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے جس طرح وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے فرائض کو ادا کیا جائے۔

قصر کی یہ رخصت کسی مخصوص سواری کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ سفر خواہ موٹر کار سے ہو یا ہوائی جہاز سے یا پانی کی جہاز سے یا ریل گاڑی سے یا کسی جانور پر ہو یا پیدل چل کر ہو' ان تمام ذرائع کے استعمال کو سفر کہا جاتا ہے' لہٰذا ان تمام صورتوں میں نماز قصر کی جائے گی بشرطیکہ وہ سفر' سفر معصیت نہ ہو۔

۲- جمع بین الصلاتین (دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا)

مسافر کے لئے جائز ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں باہم جمع کر کے پڑھ لے' چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان اور اسی طرح مغرب اور عشاء کے درمیان جمع کر کے دو نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھی جائیں گی' بایں طور کہ وقت تو ایک ہو گا مگر ہر نماز الگ الگ پڑھی جائے گی' چنانچہ پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے گی پھر اس کے فوراً بعد عصر کی نماز پڑھی جائے گی' اور اس طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ بھی ہے کہ پہلے مغرب کی نماز پڑھی جائے گی پھر اس کے فوراً بعد عشاء کی نماز۔

واضح رہے کہ جمع بین الصلاتین صرف ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان ہی کیا جا سکتا ہے' چنانچہ فجر اور ظہر یا عصر اور مغرب میں جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

مسنون دعائیں

نمازی کے لئے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "استغفر اللہ" کہنا اور پھر یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہے :

"اللهُمَّ أنتَ السَّلامُ و مِنكَ السَّلامُ ،تَبارَكْتَ يا ذَا الجَلالِ وَ الإكرَامِ ،لاَ إلهَ إلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَه لَه المُلكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيئٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لا مَانِعَ لِماَ أعْطَيْتَ وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ"

اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوتی ہے' تو بڑا ہی بابرکت ہے اے عظمت و بزرگی والے' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے' اے اللہ! جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں' اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔

پھر تینتیس(۳۳) مرتبہ " سُبْحَانَ اللہ " تینتیس(۳۳) مرتبہ " اَلْحَمدُ للهِ " اور تینتیس(۳۳) مرتبہ " اللهُ اَکْبَر " کہے اور سو کی گنتی اس دعا سے پوری کرے :

" لا إلهَ إلا اللهُ وَحْدَه لاشريك لَه ، لَهُ الملكُ وَله الحمدُ وهُو على كُلِّ شيءٍ قَدِيرٌ "

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ہر نماز کے بعد آیۃالکرسی، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔

اسی طرح مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ اذکار کے بعد درج ذیل تسبیحات کا دس مرتبہ پڑھنا مستحب ہے :

" لا إلهَ إلا اللهُ وَحْدَه لا شَرِيْكَ لَه ، لَهُ المُلْكُ وَلَه الْحَمْدُ ، يُحْيِي و يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ "

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ اذکار و تسبیحات کا پڑھنا مستحب ہے، فرض نہیں۔

موکدہ سنتیں

ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے حالت حضر میں بارہ رکعتوں کی ادائیگی مسنون ہے 'جو اس طرح ہیں :

چار رکعتیں ظہر سے پہلے 'دو رکعتیں ظہر کے بعد 'دو رکعتیں مغرب کے بعد 'دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

"جو بھی مسلمان ہر دن بارہ رکعتیں اللہ کے لئے فرض کے علاوہ نفل پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں محل تعمیر فرماتا ہے' یا فرمایا : اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کیا جاتا ہے" صحیح مسلم۔

حالت سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر 'مغرب اور عشاء کی سنتوں کو ترک کر دیتے تھے 'لیکن فجر کی سنت اور نماز وتر کو پابندی سے ادا فرماتے تھے 'اور ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اسوہ حسنہ ہے 'جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

الاحزاب : ۲۱۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات گرامی تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے“

والله ولي التوفيق ، وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم۔

فہرست عناوین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱-	مقدمہ	۳
۲-	تمہید	۵
۳-	نماز کی اہمیت	۱۶
۴-	طہارت کا بیان	۲۲
۵-	تیمّم کا بیان	۲۴
۶-	فرض نمازیں	۲۶
۷-	نماز کا طریقہ	۲۸
۸-	نماز باجماعت	۳۷
۹-	نماز جمعہ	۳۹
۱۰-	مسافر کی نماز	۴۲
۱۱-	مسنون دعائیں	۴۵
۱۲-	موکدہ سنتیں	۴۸
۱۳-	فہرست عناوین	۵۰

مطبعة سفير تليفون ٤٩٨٠٧٨٠ ـ ٤٩٨٠٧٧٦ الرياض
E. Mail: safir777press@hotmail.com

من مطبوعات وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

تعليم الصلاة

تأليف
الدكتور عبدالله بن أحمد الزيد

ترجمة
سعيد أحمد قمر الزمان

مراجعة وتصحيح
أبو المكرم بن عبد الجليل

باللغة الأردية

أشرفت وكالة شؤون المطبوعات والنشر بالوزارة على إصداره

١٤٢٣هـ

٢٣١

تعليم الصلاة

تأليف

الدكتور عبد الله بن أحمد الزيد

ترجمة

سعيد أحمد قمر الزماني

مراجعة وتصحيح

أبو المكرم بن عبد الجليل

باللغة الأردية

طبع ونشر

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

المملكة العربية السعودية

ردمك : X-١٦٠-٢٩-٦٠..